مقرر ہوئے، جو مدارسِ پنجاب سے فارغ ہو کر پہنچے تھے۔ اس وقت پرانا منبع العلوم مولانا عبدالمتین خطیب جامع توحید آباد (چنچوس) کے مکان میں شامل ہو چکا ہے۔

**قومی وعلاقائی خدمات:** آپ اور مولانا نورعین وغیرہ علمائے شگر نے تحریک آزادی بلتستان میں حصہ لیا۔ اہل شگر کو جنگ آزادی پر آمادہ کیا، آزاد فوج کی ہر ممکن نصرت کی۔

مولانا عبدالرشید انصاریؒ رقمطراز ہیں: ''اب بھی ملک بلتستان کی ترقی وملک پاکستان کے استحکام کے لیے ان مندرجہ بالا زعمائے ملت کے علاوہ یہ رہنما بھی حتی المقدور جد وجہد فرما رہے ہیں: غواڑی سے مولانا عبدالخالقؒ، مولانا احمد سعیدؒ، مولانا محمد ابراہیمؒ، مولانا محمد یونسؒ۔ کیریس سے مجاہد ملت احمد علیؒ، مولانا محمد علیؒ، مولانا عبدالرحمٰنؒ، سید عبداللہؒ، سید جمال الدینؒ، شگر سے مولانا محمد علیؒ، مولانا نورعینؒ، کونیس سے غازی اسلام مولانا عبداللہؒ، مولانا محمد علی مجاہدؒ، یوگو سے مولانا عبدالرحمٰن مکیؒ، بلغار سے مولانا غلام قادرؒ، چھلو سے مجاہد اعظم علامہ محمد کثیرؒ، کورو سے مولانا محمد علیؒ اور طورتک سے خطیب طورتک محمد علیؒ کی خدمات جلیلہ شامل ہیں۔ [وادی بلتستان کے مذہبی حالات ص ۱۱]

**دیگر خدمات:** آپؒ علاقے میں شرعی قاضی، ریفارمر، مصلح مبلغ اور خطیب تھے۔ آپ شش جہت شخصیت تھے۔ آپ کی صلاحیت وقابلیت دیکھ کر ماسٹر رستم نامی شخص آپ کو روندو ساتھ لے گیا، جہاں ایک سال تک آپ نے تعلیم دی۔ مذکورہ ماسٹر کا تعلق (یولچھیت) یعنی الچوڑی سے تھا۔

**گورنمنٹ ٹیچری:** مولانا نے سکردو سے واپس آنے کے دو سال بعد الچوڑی پرائمری سکول میں بطور گورنمنٹ ٹیچر پڑھایا۔ آپ کے ساتھی ٹیچر ماسٹر عبداللہ غنیؒ غواڑوی مرحوم تھے۔ اور سروس پوری کر کے پنشن ہوئے۔ اس وقت تنخواہ مبلغ 80 روپے تھی۔

**وفات:** مولانا کی وفات لگ بھگ 1970ء میں ہوئی۔ اور عمر بھی 70 برس تھی۔ آپ کے دو بیٹے ہیں: مولانا محمد اور عنایت اللہ۔ مولانا محمد جامعہ بلتستان اسلامیہ کے بزرگ اساتذہ میں سے ہیں۔ اور 1936ء میں پیدا ہونے ۰الاٹر کا بھی خوب معمر ہو چکا ہے: مگر حافظہ قابلِ رشک ہے۔ ماشاء اللہ! آپ کے سارے بیٹے عالم دین ہیں: مولانا عبدالستار، مولانا عبدالرزاق، مولانا عبدالجبار، مولانا عبدالسلام، مولانا عبدالغفار، مولانا عبداللطیف۔

اللہ تعالیٰ ان تمام کی علمی وعملی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

دیدۂ عبرت نگاہ سے

# احوال عالم انسانی

ہاجرہ بنت عبدالرحیم

## بھارتی سپریم کورٹ نے اکٹھے تین طلاقوں کو غیر آئینی قرار دیا

بھارتی سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ نے مسلمانوں میں تین طلاقوں کو مسلم خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے اس کے غیر آئینی ہونے کا فیصلہ کردیا۔ عدالت میں بتایا گیا کہ پاکستان ،افغانستان،مراکش اور سعودی عرب میں قانونی طور پر نکاح کے خاتمہ کے لیے بیک وقت تین طلاقیں دینے کی اجازت نہیں۔ بھارت میں سرگرم مقلدین کی فرقہ پرست تنظیموں نے اسے ''ریاست کی طرف سے مذہب میں مداخلت'' قرار دیا۔

**کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے! فقیہ و صوفی و شاعر کی ناخوش اندیشی**

## روہنگیا کے مسلمانوں پر بدھ حکومت کے شدید مظالم

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ کے مطابق اس وقت میانمار (برما) کے صوبہ راخائن (اراکان) میں سینکڑوں سال سے آباد روہنگیائی مسلمان دنیا کی بدترین اذیتوں کے سلسلہ کا شکار ہیں۔ یوں تو ان پر اذیتوں اور انسانیت سوز مظالم کا سلسلہ کئی عشروں سے جاری ہے۔ لیکن سال 2017ء میں وہ بھی عالمی نوبل یافتہ سیاست دان آنگ سانگ سوچی کے عہد میں برمی فوج اور بدھ بھکشوؤں کے ہاتھوں زیادہ ظلم ہوزہا ہے۔

4862 مکانات خاندان سمیت جلائے اور گرائے جاچکے ہیں۔ 21 اگست سے 17 ستمبر 2017ء تک ڈاکٹروں کے مطابق 3293 خواتین کے حمل گرائے جاچکے ہیں۔ لاکھوں لوگ سمندری راستے سے بھاگے ہیں، جن میں سے خواتین، بچوں اور بوڑھوں سمیت 8000 لوگ ڈوب کر وفات پاگئے ہیں۔ 600000 سے زائد لوگ بنگلہ دیش میں کسمپرسی کے عالم میں یخ بستہ موسم میں کھلے آسمان تلے پناہ لیے ہوئے ہیں۔

ان ریاستی مظالم اور دہشت گردیوں کی نوعیتیں مختلف ہیں۔ جنہیں نوک قلم پر لانے کی ہمت نہیں، وڈیو دیکھی نہیں جاسکتی۔ اقوام متحدہ اور بڑے ممالک کھوکھلے بیانات اور بے ضرر قسم کی مذمتی قرارداد کے علاوہ اس مظلوم ومقہور قوم

کے حق میں کچھ نہ کر سکے۔ البتہ زندہ دل اور تعلیم یافتہ عوام نے ہر جگہ ان مظالم کے خلاف خوب احتجاج کیا اور آواز اٹھائی۔ جرائد و مجلّات نے مسئلہ روہنگیا کو خوب کوریج دی اور اقوام عالم کے سامنے رکھا۔ اس کے علاوہ وہ بیچارے کر بھی کیا سکتے ہیں۔ قلم کے ذریعے ظلم کے خلاف اپنا فرض ادا کرنے کی کوشش کی۔

ستم اہل جہاں کا حوصلہ دیتا ہے جینے کا
وہ بار غم اٹھانے میں مری امداد کرتا ہے

## مسئلہ ختم نبوت کی بحرانی کیفیت

الیکشن کمیشن کی طرف سے سال 2018ء کے انتخابی اصلاحات کے سلسلے میں وزیر اعظم، چیف آف آرمی شاف اور وزراء کے حلف نامے میں موجود ختم نبوت سے متعلق شق 7B اور 7C کے حالیہ ترمیمی بل پر وطن عزیز میں خوب بحث مباحثہ اور خانہ جنگی کی فضا قائم رہی۔ تحریک ''لبیک یا رسول اللہ!'' نے فیض آباد چوک پر دو ہفتہ تک دھرنا دیا۔

حکومت نے پہلے ہی عوامی ردعمل دیکھ کر اعلان کیا تھا کہ مسئلہ ختم نبوت میں ترمیم کا ارادہ ترک کیا گیا ہے اور حلف نامہ حسب سابق برقرار رہے گا۔ اس کے باوجود دھرنا والوں کا کہنا تھا کہ وزیر قانون سے استعفیٰ لیے بغیر ہم دھرنا ختم نہیں کریں گے۔ اس طویل دھرنے کے ایام میں صرف اسلام آباد پولیس کے 195500000 روپے خرچ ہوئے۔

[روزنامہ نوائے وقت یکم دسمبر 2017ء]

یاد رہے کہ حلف نامہ کی عبارت میں ردوبدل طویل پارلیمانی پراسیس سے گزر کر اس مرحلے میں پہنچا تھا۔ مولانا ابوعمار زاہد الراشدی کے مطابق مولانا فضل الرحمٰن نے صحیح کہا ہے کہ ''یہ ہم سب کی اجتماعی غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔''

دوسری بات یہ ہے کہ شق 7 بی اور سی کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ انتخابی قوانین کے حالیہ ترمیمی بل کے موقع پر نہیں، بلکہ اس سے قبل 2002ء کے دوران جنرل پرویز مشرف کی نافذ کردہ ترامیم سے متاثر ہوئی تھیں اور گزشتہ 15 سال سے اسی کیفیت میں چلی آرہی تھی۔ اور ملک کی دینی، سیاسی اور پارلیمانی جماعتوں میں سے کسی کو احساس ہی نہیں ہوا کہ اس کا نتیجہ کیا ہونے والا ہے۔

## امریکی صدر کی رسوائی

یوں تو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اسرائیل اور اس کے غلاموں کی رضا جوئی کی خاطر آئے روز پاکستان اور مسلمان ممالک کے خلاف دھونس دھمکی دینے میں مصروف ہے۔ انہی احمقانہ پالیسیوں کی وجہ سے عالم انسانیت میں اپنا